اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دار الامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۴ رجب ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۹۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدرآباد اور آریہ سماج

مکی اصلاحات کے متعلق حکومت حیدرآباد نے جو اعلانات حال میں کئے ہیں۔ ان کی بناء پر جہاں آریہ یہ سمجھ کر کہ ان کے تمام مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں۔ فتح کے ڈنکے بجا رہے کامیابی کا جشن منانے کی تیاریاں کر رہے اور چراغاں کرنے کے انتظامات میں مصروف ہیں۔ وہاں برطانوی ہند کے بعض مسلمان اخبارات یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ حکومت حیدرآباد پر نہ تو آریوں کی ایجی ٹیشن کا کوئی اثر ہوا اور نہ اس نے کوئی ایسی بات تسلیم کی ہے۔ جس پر آریوں کو خوشی منانے کا حق حاصل ہو۔ جن باتوں کا اعلان کیا گیا ہے وہ پہلے سے ہی جاری تھیں۔ یا ان میں ایسا خفیف تغیر کیا گیا ہے۔ جسے کچھ اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ مثلاً ایک اخبار لکھتا ہے:۔

"اصلاحات میں جو جو آسانیاں مذکور ہیں۔ وہ حضور نظام کی ہندو رعایا کو پہلے بھی حاصل تھیں۔ اور آریوں کا یہ پروپیگنڈا ہی سرے سے غلط تھا۔ کہ ریاست میں ہندوؤں پر بیجا پابندیاں عائد ہیں"

اسی اخبار نے ایک اور موقعہ پر لکھا ہے۔ کہ:۔

"آریہ سماجیوں کو کوئی نئی چیز نہیں دی گئی۔ بلکہ انہی مراعات کی تصریح کی گئی ہے۔ جو انہیں پہلے بھی کسی نہ کسی صورت میں حاصل تھیں۔ اور جن کی نوعیت کو آریہ سماجی غلط فہمیوں کی بناء پر سمجھنے سے قاصر تھے۔ نئے اعلان میں ان غلط فہمیوں کو رفع کرنے اور پرانی مراعات میں ایک دو خفیف ترمیمات کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا گیا۔ جس کو شاندار فتح قرار دیا جائے"

ایک اور اخبار نے دوسرے رنگ میں اصلاحات کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے یوں خامہ فرسائی کی ہے:۔

"اگر آریہ سماج چندے اور صبر کرتا۔ تو اپنے وقت پر اصلاحی سکیم کے نفاذ سے وہ تمام باتیں حاصل ہو جاتیں۔ جن کے حاصل ہونے کے تصور میں ستیہ آگرہ کو بند کیا گیا ہے۔ لہٰذا جس شے کو آریہ سماج اپنی "وجے" سے تعبیر کر رہا ہے۔ وہ اس کی بے تدبیری اور حکومت نظام کے تدبر کی فتح ہے"

تعجب ہے۔ کہ اسی رنگ کا ایک بیان اخبارات میں حیدرآباد کے ایک مقتدر سرکاری افسر کی طرف منسوب کر کے بھی شائع کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ:۔

"اس مطالبہ کو منظور نہیں کیا گیا۔ کہ آریہ سماجیں بنانے کے لئے کسی سرکاری محکمہ کی اجازت ضروری نہ ہو۔ گو عارضی اور مستقل مکان کے امتیاز کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ۸۔ جولائی کی تصریحات میں اس آخری نقطہ اور بعض چھوٹے چھوٹے نقاط کے سوا اور کوئی چیز نئی نہیں۔ اور ان نقاط پر بھی بعد میں آئینی طور سے جرح و قدح ہوگی"

اب جبکہ اصلاحات کا اعلان ہو چکا ہے۔ اور ان کی تشریح بھی آریوں کے حسب منشا کی جا چکی ہے۔ یہ کہنا۔ کہ حکومت نظام نے آریوں کی کوئی بات تسلیم ہی نہیں کی۔ اور اگر کی بھی ہے۔ تو اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس پر ابھی آئینی طور پر جرح قدح باقی ہے۔ گویا اس وقت اسے بے اثر بنا دیا جائے گا۔ ہمارے خیال میں حکومت نظام کی حمایت۔ اور خیر خواہی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے خلاف بدظنی پیدا کر کے اس کے کئے کرائے پر پانی پھیرنا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ اور اس کا نہایت تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ مملکت نظام کے خلاف ہندوؤں کا کوئی ایک فرقہ نہیں۔ بلکہ سارے ہندوستان کے سارے متعصب ہندو متحد ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ جس قدر ممکن ہو۔ حیدرآباد کے لئے مشکلات پیدا کریں۔ اور اس کی عظمت اور وقار کو نقصان پہنچائیں۔ اب اگر ان کو اس قدر کافی مراعات حاصل ہو جانے پر جن پر وہ خود اطمینان اور تسلی کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہ کہا جائے گا۔ کہ انہیں کچھ نہیں دیا گیا۔ تو یہ ایک توضیح نہیں ہے۔ اور دوسرے خواہ مخواہ چڑا کر ان کے بغض و کینہ کو بھڑکانا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت نظام نے ان کو ایسی اہم مراعات عطا کی ہیں۔ جن کا عشر عشیر بھی کسی ہندو ریاست میں مسلمانوں کو حاصل نہیں۔ اس بارے میں مملکت حیدرآباد اپنی مثال آپ ہی ہے۔

پس مسلمانوں کو ایک تو ان مراعات کی قدر و قیمت کم نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ پورے زور کے ساتھ پیش کرنی چاہیئے۔ اور مطالبہ کرنا چاہیئے۔ کہ ہندو ریاستیں بھی اپنی مسلمان رعایا کو اسی قسم کے حقوق جلد سے جلد دیں۔ دوسرے یہ غور کرنا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج کو جو آسانیاں مہیا کی گئی ہیں۔ وہ کدھر کا رخ کرتی ہیں۔ اور ان کی زد سے عوام کو بچانے کا کیا انتظام ہونا چاہیئے۔ اور یہ اتنا اہم امر ہے۔ کہ انہی اخبارات میں سے ایک نے جس کے نزدیک آریوں کی کوئی بات تسلیم ہی نہیں کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ ان کی بے تدبیری ظاہر ہو گئی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ مستقبل کے متعلق سوچنا پڑے گا۔ کہ آریہ سماج کی روائتی فتنہ پسندی حیدر آباد کی حدود میں اب کیا صورت اختیار کرتی ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ مستقبل کی آغوش میں ماضی کے فساد پرور دامن سے بھی زیادہ فتنے اور مشکلات موجود ہیں" اور یہ بالکل صحیح ہے۔ آریوں کو جس قدر مراعات حاصل ہوئی ہیں۔ اور جو بہت کافی ہیں وہ ان کی آڑ میں ایسا رویہ اختیار کرینگے جو یقیناً فتنہ پیدا کرے گا۔ اور کوئی عجب نہیں علاقہ ملکانہ کی طرح وہاں بھی ارتداد کا سیلاب بہا دیں۔ کیونکہ ابھی سے جہاں وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ "ہماری مانگ تو صرف ایک تھی۔ وہ یہ کہ ویدک دھرم کا پرچار کرنے اور ہر طرح ان کی سیوا کرنے کا موقع ملے"۔ اس کی اجازت مل گئی ہے وہاں وہ یہ بھی اعلان کر رہے ہیں۔ کہ جس مقصد کیلئے کئی لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا اور کئی ہزار لوگوں کو تکلیف میں ڈالا گیا۔ اس کیلئے اس سے بھی زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

یہ ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ اسلئے نہیں کہ آریوں کا اس رنگ میں مقابلہ کرنے کی کسی میں طاقت نہیں بلکہ اسلئے کہ آریوں کے پاس اس قدر مال و دولت اور ایسا اتحاد ہے۔ کہ مسلمانوں میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ اور اگر مسلمانوں نے اب بھی غفلت سے کام لیا۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے پختہ نظام قائم نہ کیا۔ تو سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ اگست۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آج ۱۲ بجے کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی۔ ایس اپنی ملازمت پر ملتان تشریف لے گئے ہیں

آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اور آخر میں اعلان فرمایا۔ کہ کل بابیاچ حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر مقامی ۸ بجے صبح تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے میدان میں نماز استسقاء پڑھی جائے گی۔ جس میں مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو بھوکے پیاسے شریک ہونا چاہئے۔

احمد آفندی حلمی اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی لاہور سے واپس آ گئے ہیں۔

آج بعد نماز مغرب محلہ دار الصحت میں بصدارت جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے باہتمام شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ تعلیمی جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی عبد الرحیم صاحب درد نے میجک لینٹرن سے اور ملک عبد العزیز صاحب مولوی فاضل نے اور ۔۔۔ صاحب صدر نے دلچسپ پیرایہ میں محلہ کے نو مسلمین کو تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔

جماعت احمدیہ دار السلام (افریقہ) کا جلسہ تحریک جدید اور اظہار اخلاص

دار السلام (افریقہ) ۱۷ اگست جناب ایاز صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دار السلام کی طرف سے حسب ذیل تار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔

"تحریک جدید کا جلسہ کر کے اس میں مطالبات کی وضاحت کی گئی۔ چندے قریباً ادا ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ میں جماعت کی طرف سے حضور کو کامل اطاعت اور ہمیشہ احکام کی فوری تعمیل کا یقین دلاتا ہوں۔ آخر میں دعا کی درخواست ہے"۔

درخواست دعاء ماسٹر مولا بخش صاحب قادیان کئی روز سے آشوب چشم کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

امساک باراں سے سبق

بارش کا با موقعہ نزول خدا کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ انسان پر اس کی بیچارگی اور ناطاقتی کے اظہار کے لئے خدا تعالے کبھی ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ انسان بارش کے لئے ترسنے لگ جاتے ہیں۔ یہ حالت بلا سبب پیدا نہیں ہوتی۔ سمندروں کے پانی اور سورج کی تیز شعاعیں موجود ہوتی ہیں۔ بخارات بھی اٹھتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات بادلوں کی صورت میں انسانوں کے سروں پر منڈلاتے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ مگر برستے نہیں۔ کیونکہ اذن الٰہی نہیں ہوتا۔ جہاں کے لئے اللہ تعالےٰ کا حکم ہوتا ہے۔ وہاں ہی برستے ہیں۔ اور انہی زمینوں کو سیراب کرتے ہیں جن کی سیرابی کا آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے۔

قدرت الٰہی کا ایک رنگ تو یہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا رنگ یہ کہ بعض اوقات غیر معمولی بارشیں برستی ہیں۔ پانی اس بہتات سے نازل ہوتا ہے۔ کہ زمین جل تھل ہو جاتی ہے۔ دریاؤں میں طغیانی آ جاتی ہے۔ ہزارہا انسان اور حیوان غرقاب ہو جاتے ہیں اور صدہا مساکن مسمار کر دئے جاتے ہیں۔ وہی پانی جو انسان کی زندگی کا موجب ہے۔ امساک باراں کے زمانہ میں جس کے لئے انسان آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوتے ہیں۔ کثرت طوفاں کے باعث ہلاکت آفریں ثابت ہوتا ہے۔ اور لوگ اس سے بچنے کے لئے دوسرے مقامات کی طرف بھاگتے ہیں اور بلند چوٹیوں اور درختوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ غرض پانی کی قلت اور بارش کا رکنا بھی انسان کی عاجزی اور اللہ تعالےٰ کی قدرت کی دلیل ہے۔ اور پانی کی کثرت اور بارشوں کا بافراط برسنا بھی انسان کی بے چارگی اور خداوند تعالےٰ کی طاقت مطلقہ کا ثبوت ہے

فطری طور پر انسان غیر معمولی حوادث میں خاص طور پر اللہ تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے اور اسی سے امداد کا طالب ہوتا ہے۔ آجکل پنجاب بلکہ ہندوستان کے اکثر حصوں میں قلت باراں کے باعث اضطراب و بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ قحط کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ ہر آنکھ آسمان کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اور ہر دل ابر رحمت کا منتظر ہے۔ اور ہر زبان اللہ تعالےٰ کے فیض کی طالب ہے۔ اس بے چینی کو خدا ضرور سنے گا۔ اور اپنے مضطر بندوں کی دعاؤں کو ضرور قبول کرے گا۔ اس کا وعدہ یہی ہے۔ مگر کیا یہ ضرور نہیں کہ انسان اس سبب پر بھی غور کریں جس کے باعث یہ غیر معمولی حوادث پیدا ہو رہے ہیں۔ اور عام دنوں کی طرح اس زمانہ میں بسا اوقات تو وقت پر بارشیں نہیں ہوتیں۔ اور بارہا کثرت بارش کے باعث ملک کے حصے تباہ ہو رہے ہیں دنیا کے دیگر ممالک کا بھی یہی حال ہے کہیں خشک سالی تباہی مچا رہی ہے اور کہیں طغیانی غضب ڈھا رہی ہے۔

پس اے بھائیو! یہ واقعات بے سبب نہیں ان کا ایک سبب تو یہ ہے۔ کہ انسانی قلوب بدل گئے ہیں۔ ان کے اعمال میں نیکی اور تقویٰ کا رنگ موجود نہیں ہے۔ خدا کا خوف دلوں پر مستولی نہیں۔ خدا چاہتا ہے۔ کہ اس کے بندے پھر سے اس کی طرف رجوع کریں۔ اس نے اس غرض سے اپنے فرستادہ کو بھیجا۔ مگر آہ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ اس کی تحقیر کی۔ زمین نے روحانی بارش کا انکار کیا۔ زمینی لوگوں نے اس کی بے قدری کی۔ اب خدا تعالےٰ مختلف رنگوں میں دنیا کو آسمانی پانی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ سب کچھ الٰہی نوشتوں کے مطابق ہو رہا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو خدائے ارحم الراحمین کے کاموں کو بے حکمت قرار نہیں دیتے بلکہ اس کے فضل کے طالب ہوتے اور اس کے آستانہ پر گر جاتے ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل آئندہ مضمون میں کی جائے گی۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک پُرانی روایت

ایک شخص روڑا حجام جراح جو عبداللہ حکیم کے نام سے چک نمبر ۸ گبیا نوالہ ضلع لائل پور میں مشہور تھا۔ جو قادیان کا رہنے والا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہم عمر تھا۔ کہا کرتا تھا۔ کہ میں آپ کے بچپن سے جوانی تک کے حالات جانتا ہوں۔ میں ان دنوں اسی چک نمبر ۱۰۵ گبیاں والہ میں جو موضع دیوانی وال کے لوگوں کا آباد کیا ہوا ہے۔ امام مسجد تھا۔ کچھ طبابت اور ڈاکخانہ کی ملازمت بھی تھی۔ مخالف مولویوں کے زیر اثر بلا تحقیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرتا تھا اور چاہتا تھا۔ کہ کوئی اعتراض ہاتھ آئے۔ میں نے اس شخص عبداللہ حکیم نامی سے جو دہریہ خیالات کا آدمی تھا۔ اور مرزا نظام دین دامام دین کی تعریف کیا کرتا تھا پوچھا۔ کہ مرزا صاحب نے جو نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اس میں کیا بات ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ یہ عیسےٰ بن گیا ہے تو دوسرا بھائی چوہڑوں کا گرو بن گیا ہے مرزا صاحب لائق ہیں۔ ان کے والد مشہور نامی گرامی آدمی اور حکیم تھے۔ انہوں نے ان کی تعلیم کا انتظام کیا ہوا تھا میں نے بھی ان کے والد سے حکمت پڑھی تھی۔ اور طفولیت کا تمام زمانہ جوانی تک ان کے ساتھ گزارا ہے۔ میں اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ عام حالت بزمانہ طفولیت بھی ان کی یہ ضرور تھی۔ کہ جب ہم عمر لڑکے باہر کھیل کود کے لئے نکلتے تھے۔ تو کبھی کبھی آپ بھی ہمارے ہمراہ ہوتے تھے۔ مگر ہماری شرارتوں سے بالکل علیحدہ رہتے۔ اگر کبھی ان کو شرارت میں شامل کرنے کی غرض سے چھیڑا جاتا۔ تو ناراض ہوتے۔ اور علیحدہ بیٹھ جاتے اور کہتے۔ کہ مجھے نہ چھیڑو۔ بے ہودہ باتیں مجھے اچھی نہیں لگتیں۔ ہم ان کو مُردہ دل یا مُلّا کہکر چھوڑ دیتے۔ جب ہم آپس میں لڑ جھگڑ کر ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے۔ تو آپ ہماری صلح کراتے ::

اس بات سے بھی انکار نہیں۔ کہ ہم کثرت سے جھوٹ بولتے تھے۔ اور بُرا نہیں جانتے تھے۔ مگر ان کو کبھی بھولے سے بھی جھوٹ بولتے نہیں سُنا۔ اور نہ ہی کبھی ان کی زبان سے گالی سُنی اور نہ کسی کو کبھی رنجیدہ کیا۔ راست گو نمازی۔ باحیا تھے۔ اسلام کے ساتھ محبت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ آپ جوان تھے۔ ہم تین چار لڑکے ہم عمر ایک دوسرے کو چھیڑتے شرارتیں کرتے۔ ہاتھوں میں ڈنڈے لئے بازار۔ یا گلی سے گزر رہے تھے کہ آپ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو دونوں ہاتھ سے پکڑے باہر سر کرکے ہم کو دیکھ رہے تھے سامنے ہونے پر اشارہ سے مجھے طلب کیا۔ اور کہا۔ کہ آپ نے آج میرا ایک کام کرنا ہے۔ وہ یہ کہ قادیان میں معلوم کرو۔ کہ کسی کے گھر ایک بازو والا لڑکا پیدا ہوا ہے؟ ہم سب لڑکے ادھر ادھر گلیوں کوچوں میں گھوم کر لوگوں سے پوچھتے ہوئے بلا پتہ لگائے واپس چلے آئے۔ اور آکر کہا۔ ایسا لڑکا کوئی نہیں پیدا ہوا۔ اور نہ ہی پتہ لگا ہے۔ اسی دن یا دوسرے دن صبح (یہ یاد نہیں رہا) پھر فرمایا۔ کہ میں تم کو تجویز بتاتا ہوں۔ اس طرح پتہ لگ سکتا ہے قادیان میں جو دائیاں ہیں۔ ان سے بل کر دریافت کرو۔ چنانچہ ہم نے ایک ایک دائی رحمن کے (اس نے نام بھی بتائے تھے مجھے یاد نہیں) سے جاکر دریافت کیا۔ تو ایک دائی سے پتہ لگا۔ کہ گھسیٹا کمہار۔ (شائد کوئی اور نام ہو۔ مجھے یاد نہیں رہا۔ مگر کمہار ضرور ہے) کے گھر ایک بازو والا لڑکا پیدا ہوا تھا۔ مگر پرسوں وہ فوت ہو گیا ہے۔ اور دفن کر آئے ہیں۔ ہم نے واپس آکر مرزا صاحب کو خبر دے دی ::

یہ روایت میں نے حکیم عبداللہ عرف روڑا جراح قادیان سے جو دہریہ خیالات کا آدمی تھا سُنی تھا۔ اب یہ شخص مر چکا ہوا ہے۔ اس کا میرے دل پر باوجود مخالفت کے بڑا اثر ہوا۔ کہ یہ شخص ضرور صاحب کشف ہے۔ اور ایسا آدمی کبھی جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ چنانچہ یہی اثر مجھے کشاں کشاں تحقیق کی طرف لایا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی اسباب پیدا ہوئے۔ اور آخر احمدیت کی نعمت سے خدا تعالےٰ نے مجھے مالا مال کیا ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ::

میں نے خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے عین الیقین۔ اور حق الیقین کی بحث سُنی تھی۔ اور اس کا بھی دل پر تا حال اثر موجود ہے۔ اور مخالفت کے زمانہ میں بھی یہ اثر بدستور رہا ::

ہمارا گاؤں دیوانی وال بر لب سڑک قادیان بٹالہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اس سڑک پر سفر کیا کرتے تھے۔ میں ان دنوں مسانیاں میں ایک مولوی صاحب کے پاس پڑھا کرتا تھا۔ جو مخالف تھا اور میں بھی انہی کے زیر اثر تھا۔ مگر دو تین دفعہ مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ آپ کی سواری دیوانی وال کے تکیہ کے پیپل کے نیچے ٹھہری۔ تو آپ کو وضو کرنے کے لئے دو تین دفعہ پانی کا لوٹا میں نے بھر کر دیا۔ اور حضور سے معانقہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور علیہ السلام خادم کو کچھ نہ کچھ مرحمت فرمایا کرتے تھے ::

کمترین۔ محمد ملک ساکن دیوانی وال ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائیکل پر چونسٹھ ۶۴ میل تبلیغی سفر

قریشی محمد حنیف صاحب قمر ٹاٹانگر سے سائیکل پر ایک سو پچاس میل تبلیغی سفر کرکے ۲۳۔ جولائی ۱۹۳۹ء کو میدنا پور پہنچے۔ اور پندرہ دن وہاں قیام کرکے تین سو پمفلٹ تقسیم کئے۔ نیز زبانی تقریریں بھی کیں۔

پھر ۷۔ اگست کو وہاں سے روانہ ہو کر موضع گوداپیا سال۔ بسندیا۔ سال بنی چندرا کونہ روڈ۔ گرادتیہ۔ چوٹیہ۔ موطار۔ بنیا چیڑا گرجا۔ شہر بشنوپور۔ رام ساگر۔ اونڈا گرام مقامات میں ٹھہر کر لوگوں کو پیغام احمدیت پہنچاتے ہوئے چونسٹھ میل سفر کرکے ۱۱ اگست کو شہر بانکوڑا میں پہنچ گئے۔

میاں ابوالقاسم صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت بانکوڑا نے بھی چالیس میل سفر ان کے ساتھ کیا۔ اور دیگر دو احباب بھی دس میل تبلیغی سفر ان کے ساتھ کرکے فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے۔ احباب قریشی صاحب کے اس تبلیغی سفر کے لئے دعا کرتے رہیں۔ ستر پونڈ بوجھ ان کے سائیکل پر ہوتا ہے۔ اور برسات کا موسم ہے ::

محمد پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ بانکوڑا۔ بنگال

DENTONAH
ڈینٹونہ
ڈینٹونہ کا روزانہ استعمال دانتوں کو تندرست خوبصورت مضبوط رکھتا ہے۔ ڈینٹونہ دانتوں کے پالش کا محافظ ہے۔ مسوڑھوں کی فاضل رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ ڈینٹونہ سے ہلتے ہوئے دانت جم جاتے ہیں قیمت شیشی کلاں ۱۲ خورد ۱۰ ار

DENTOZONE
ڈینٹوزون
ڈینٹوزون جرمن میڈیسن سے تیار شدہ دوا مسوڑھوں سے خون۔ پیپ آنے۔ گرم سرد پانی کے لگنے کو بہت جلد آرام دیتا ہے۔
قیمت شیشی کلاں ۱۲ نمونہ کی شیشی ۸ ر

مینیجر دی احمدیہ امریکن میڈیکل ہال لکھنؤ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام صلح کے ایک پرچہ پر نظر

(۱)

پیغام صلح ۱۲ جولائی میں مولوی محمد علی صاحب کی "جرأت ایمانی" کے اثبات کے لئے الہلال ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء کا ایک اقتباس پیش کیا گیا ہے۔ جس میں مولانا ابوالکلام آزاد کے یہ الفاظ درج ہیں۔ کہ

"مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے نے اس بارے (کفر و اسلام) میں جو تحریر شائع کی ہے۔ اور جس عجیب و غریب جرأت اور دلاوری کے ساتھ قادیان میں رہ کر اظہار رائے کیا ہے جہاں پہلے گروہ کے رؤساء ہیں وہ فی الحقیقت ایک ایسا واقعہ ہے جو ہمیشہ اس سال کا ایک یادگار واقعہ سمجھا جائے گا"۔

گویا غیر مبائعین اس اقتباس سے اس داغ کو دھونا چاہتے ہیں جو گمنام ٹریکٹ شائع کرنے کے بارے میں جب کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مرض الموت میں تھے لگ چکا ہے۔ غیر احمدیوں کی تعداد کروڑ در کروڑ ہے۔ قادیان کو چھوڑ کر لاہور چلے جانا اور غیر احمدیوں کی خاطر اپنے عقائد اور رویہ میں تبدیلی کر لینا ہرگز جرأت ایمانی نہیں کہلا سکتی۔ پیغام صلح نے اس نوٹ میں مولانا ابوالکلام آزاد کو "علم و فضل کے لحاظ سے وحید العصر" لکھا ہے۔ اور ڈاکٹر اقبال کے متعلق تحریر کیا ہے۔ کہ "علامہ مرحوم کی اسلامی خدمات ہمیشہ بدر کامل کی طرح اجاگر رہیں گی"۔ اگر یہ درست ہے۔ تو غیر مبائعین "وحید العصر" کو چھوڑ کر مولوی محمد علی صاحب کی امارت کا جوا کیوں اٹھائے پھرتے ہیں؟ اور اگر یہ سچ ہے۔ کہ علامہ اقبال کی اسلامی خدمات بدر کامل کی مانند ہیں۔ تو غیر مبائعین ان کے نقش قدم پر کیوں نہیں چلتے تا ان کی خدمات بھی بدر کامل کی طرح اجاگر رہیں؟ ورنہ فرمائیے یہ ہاتھی کے وہ دانت کیوں نہ سمجھے جائیں جو صرف دکھانے کے ہوتے ہیں۔

(۲)

پیغام صلح علامہ اقبال کے متعلق شاکی ہے۔ کہ "انہوں نے جماعت لاہور کو اسی طرح مورد الزام گردانا جس طرح وہ جماعت قادیان کو ان مذکورہ بالا عقائد کی اشاعت کی وجہ سے تصور کرتے تھے"۔

پھر ان کے اس عمل کو "ظلم" اور "بدنما داغ" قرار دیا ہے۔ نیز لکھا ہے۔

"اصل میں بات یہ ہے۔ کہ علامہ مرحوم کے افکار میں وجدان کو بہت دخل تھا۔ اور ان کا جماعت لاہور کے متعلق رویہ بھی محض وجدانی اور ذوقی تھا"۔

یہ بھی ایک معمہ ہے کہ اگر علامہ اقبال کے افکار میں وجدان کو بہت دخل تھا تو ان کے رویہ در بارہ غیر مبائعین کو ہی کیوں وجدانی اور ذوقی قرار دیا جائے؟ کیوں نہ جماعت احمدیہ قادیان کے بارے میں بھی ان کے رویہ کو محض وجدانی اور ذوقی سمجھا جائے؟ خیر اس معمہ کو تو غیر مبائعین حل کرتے رہیں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا علامہ اقبال کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ ماننا بلکہ اسلام سے خارج قرار دینا بھی ظلم ہے یا نہیں؟ غیر مبائعین کو اپنے متعلق ریمارکس کا تو فکر ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کی ذرا پروا نہیں پھر غیر مبائعین کو غیر احمدیوں کا برا سمجھنا ذوقی نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ غیر مبائعین نے اختلاف کے اوائل میں ایسے اعلان کئے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ چند دنوں تک پکے غیر احمدی بن جائیں گے ان کی آؤ بھگت بھی ہوئی اور جرأت کی بھی داد دی گئی۔ مگر جب لمبا سال کے تجربہ کے بعد عملی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ تو بین بین ہیں۔ لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء کے مصداق ہیں۔ منہ سے کچھ کہتے ہیں۔ اور عمل کچھ کرتے ہیں۔ تب غیر احمدی اکابر کا رخ بدل گیا۔ ممکن ہے اس صاف گوئی پر مدیر پیغام صلح مجھے پیش از پیش ہدیہ دشنام پیش کریں۔ مگر میں بھی اظہار حق پر مجبور ہوں۔ آج بھی اگر غیر مبائعین پورے طور پر غیر احمدی بننے پر آمادگی کا اظہار کریں۔ تو ان کی "جرأت ایمانی" کا نقارہ عالم میں بج سکتا ہے۔

(۳)

الفضل ۱۲ جولائی میں ایک مختصر مقالہ "غیر مبائعین کے مرکز پر ایک نظر" شائع ہوا ہے مجھے خطرہ تھا۔ کہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح ہمارے احمدیہ بلڈنگس میں جانے کا ہی انکار نہ کر دیں۔ مگر شکر ہے۔ کہ انہوں نے صرف ایک بات کا انکار کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"خاکسار مدیر نے ہرگز نہیں کہا۔ کہ حکیم صاحب احمدیہ بلڈنگس میں رہتے ہیں۔ ان کی مستقل قیام گاہ تو قادیان میں ہے"۔

مگر ایڈیٹر صاحب کی طرف تو یہ منسوب نہیں کیا گیا تھا۔ کہ حکیم عبد العزیز کی مستقل قیام گاہ احمدیہ بلڈنگس ہے۔ یا وہ ہمیشہ وہاں رہتا ہے۔ بلکہ اسے تو اس کی عارضی رہائش اور جمع ہونے کی جگہ ان کے بیان کے مطابق ظاہر کیا گیا تھا۔ اور انہوں نے اس تردید میں بھی درحقیقت ہمارے بیان کی تصدیق کر دی ہے۔ نفس مضمون میں ہمارے بیان کے موید ہیں۔ خواہ یہ کہیں کہ حکیم عبد العزیز مقدمہ کی خاطر پیغام بلڈنگس میں آیا ہوا تھا۔

مدیر پیغام لکھتے ہیں۔

"خدا جانے کیا وجہ۔ حکیم صاحب اور ان کے رفقاء کو دیکھتے ہی ان سبز عماموں والوں کے ہاتھوں کے طوطے بلکہ چہروں کا رنگ بھی اڑ جاتا ہے.... مولوی جالندھری صاحب اور ان کے رفقا کی ساری زندہ دلی، بشگفتہ مزاجی اور روانی کلام حکیم صاحب کے آتے ہی رخصت ہو گئی۔ اور انہوں نے آداب مجلس کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حکیم صاحب کے ساتھ گفتگو سے انکار کر دیا۔ اور فرمانے لگے کہ ہمارا انتظام ان سے گفتگو کی اجازت نہیں دیتا"۔

یہ تو درست ہے۔ کہ جب مجھ سے مدیر پیغام صلح نے کہا۔ کہ آپ حکیم عبد العزیز سے گفتگو کریں۔ تو میں نے انکار کر دیا اور اس کی وجہ بھی بتا دی۔ لیکن باقی سراسر غلط بیانی ہے۔ آخر غیر مبائعین بتائیں کہ کیا مصری پارٹی اور ان میں سے بھی حکیم عبد العزیز کے پاس ایسے دلائل ہیں۔ جو غیر مبائعین کے دلائل سے زبردست ہیں؟ غیر مبائعین سے ان کے گھر میں جا کر تو ہم "زندہ دلی، بشگفتہ مزاجی اور روانی" سے کلام کرتے ہیں۔ مگر حکیم عبد العزیز سے خاکش بدہن ڈر جاتے ہیں؟ مصری پارٹی کہتی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ خلافت کو جاری مانتے ہیں۔ غیر احمدیوں کو کافر جانتے ہیں۔ مگر اس اختلاف عقیدہ کے باوجود غیر مبائعین کے ممدوح ہیں۔ آخر کیوں؟ مدیر پیغام پر واضح رہے۔ کہ ہمیں جو بعض گندہ دہن اور بہتان تراش لوگوں کو دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔ اور گونہ انقباض ہوتا ہے۔ وہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ایک گندہ دہن آریہ پنڈت کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا تھا۔ ان لوگوں کے تعفن آمیز گند سے ہمیں طبعی طور پر گھن آتی ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

شہری جماعتوں کی توجہ کے لئے

نظارت ہذا کی طرف سے شہری جماعتوں کی خدمت میں فارم رپورٹ ماہواری ارسال کر کے تحریک کیا گیا تھا۔ کہ وہ ان کی خانہ پری کر کے ماہ بماہ مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ تھوڑی جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا عہدہ داران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ بماہ باقاعدہ طور پر رپورٹ بھجوایا کریں سکرٹریان مال و پریذیڈنٹ یا امیر مقامی اسبات کے ذمہ دار ہوں گے کہ حسب ہدایت رپورٹ مذکورہ مرکز میں پہنچ جائے ؎

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

قانون شکن آرڈیوں کی رہائی کے متعلق حضور نظام کا اعلان

حیدر آباد دکن سے ۱۷ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ اپنی ۵۴ ویں سالگرہ کے موقعہ پر آج حضور نظام والئے دکن نے ایک فرمان شائع کیا ہے۔ جس میں ریاست کے گذشتہ ناخوشگوار واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ان سے ریاست کی پر امن فضاء خراب ہو گئی۔ اور مجھے افسوس ہے کہ میری رعایا کے مختلف طبقات میں صدیوں سے جو خوشگوار تعلقات چلے آتے تھے۔ اور جو ضرب المثل بنے ہوئے تھے۔ خراب ہو گئے ہیں۔ تاہم اب بھی خرابی زیادہ نہیں ہوئی۔ اور اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ مختلف جماعتیں ٹھنڈے دل سے اس کیلئے کوشش کریں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ میری رعایا ایسے شخص کی اس آواز پر لبیک کہے گی۔ جس نے نہ صرف گذشتہ پچیس سال تک اس کی سود و بہبود کے لئے حکومت کی ہے۔ بلکہ اپنی باقی زندگی بھی اس مقصد کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ یہ آواز چونکہ میرے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہے۔ اس لئے مجھے کامل یقین ہے۔ کہ میری رعایا دل و جان سے میرے اس مشورہ پر عمل کرے گی۔ اس مبارک موقعہ پر میں ان تمام پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کا حکم دیتا ہوں۔ جنہیں تازہ ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں قید کی سزا ہوئی ہے۔ یا جو اصلاحات کے خلاف مظاہروں کے سلسلہ میں قید کاٹ رہے ہیں مجھے امید ہے کہ میرے اس اقدام سے میری رعایا کے مختلف فرقوں اور طبقوں میں مزید تصادم کے امکانات مفقود ہو جائیں گے۔ تمام فرقے امن اور آشتی کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔ اور ریاست اور حکمران ریاست کے وفادار رہتے ہوئے ریاست کی ترقی اور بہبودی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان لوگوں کو جو غیر آئینی طرز عمل اختیار کرنا چاہتے ہیں متنبہ کرتا ہوں۔ کہ میری گورنمنٹ آئندہ امن میں کسی قسم کے خلل کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ حکومت کا سب سے پہلا فرض یہ ہے۔ کہ وہ قانون اور امن کو بحال رکھے۔ اس فرمان کے مطابق آٹھ ہزار سے زیادہ اشخاص رہا ہوں گے۔

لاہور کارپوریشن میں اچھوتوں کی نمائندگی

لاہور کارپوریشن میں اچھوتوں کے لئے علیحدہ نمائندگی کا مسئلہ عرصہ سے زیر بحث ہے۔ اچھوت اس کوشش میں تھے کہ انہیں علیحدہ نمائندگی ملے۔ اور ہندو اس فکر میں تھے کہ ایسا نہ ہونے پائے۔ اچھوتوں نے اس سلسلہ میں وزراء حکومت سے بھی ملاقاتیں کیں۔ اور پھر ہر طرح کوشش کی۔ لیکن لاہور سے ۱۷ اگست کو پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ پریس میں ایسے بیان شائع ہو رہے ہیں۔ جن سے لاہور کی مجوزہ کارپوریشن میں اچھوتوں کی نمائندگی کے بارہ میں غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس لئے اس امر کی وضاحت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میونسپل کارپوریشن بل میں کوئی ایسی دفعہ نہیں جو حق رائے دہندگی۔ طریق انتخاب یا اقوام میں نشستوں کی تقسیم پر اثر انداز ہو سکے۔ اس بل کے وضع ہونے پر جو قواعد مرتب کئے جائیں گے ان میں اس قسم کی تفاصیل کے متعلق شرائط رکھ دی جائیں گی۔ لیکن اس لحاظ سے وہ موجودہ میونسپل ایکٹ سے کسی طرح بھی متضاد نہیں ہوگا۔ جہانتک لاہور میونسپل کارپوریشن میں اچھوت اقوام کے لئے جداگانہ نیابت کے مطالبہ کا تعلق ہے۔ اس پر حکومت صرف اس صورت میں غور کر سکتی ہے۔ کہ جب اسے اس امر کا اطمینان ہو جائے۔ کہ اچھوتوں کی اکثریت اس مطالبہ کے حق میں ہے۔ فی الحال لاہور کارپوریشن میں ان کے لئے جداگانہ انتخاب کا طریق رائج نہیں کیا جائے گا۔

ہندوستانی افواج کا غیر ممالک کو روانگی کا معاملہ

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ہندوستانی افواج کو غیر ممالک میں بھیجنے کے سلسلہ میں اسمبلی میں آئندہ سیشن کے بائیکاٹ کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے متعلق حکومت ہند نے ایک سرکاری اعلان ۱۷ اگست کو شملہ سے کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں۔ کہ حکومت نے فوجوں کو از خود ہندوستان سے باہر بھیج دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسکی اطلاع اسمبلی کو کر دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ وائسرائے نے خود ایک لیڈر سے۔ جو اس زمانہ میں شملہ میں موجود تھے۔ اس کا ذکر کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ فوجوں کی روانگی سے پہلے اسمبلی کے پارٹی لیڈروں کو گورنروں کی وساطت سے چٹھیاں بھیجی گئی تھیں جن میں انہیں حکومت کے اس فیصلہ سے مطلع کر دیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے نے ذاتی طور پر اس امر کا ذکر صرف یورپین گروپ کے لیڈر سے کیا تھا۔ اور وہ بھی اسطرح کہ وہ شملہ میں اتفاقاً آئے ہوئے تھے۔ یہ نہیں کہ وائسرائے یا کسی اور ذمہ وار افسر نے خاص طور پر اس مشورہ یا اطلاع کے لئے مدعو کیا ہو۔

اس سرکاری اعلان میں یہ امر بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی فوجوں کو باہر بھیجنے کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ دنیا کے حالات خراب ہو گئے ہیں۔ بلکہ یہ اقدام صرف احتیاطاً اور حفظ ماتقدم کے طور پر اختیار کیا گیا ہے اگر کسی وقت کوئی ایسی نازک صورت حالات پیدا ہوئی۔ جس سے ہندوستان کی سلامتی پر کوئی اثر پڑے تو اس وقت ان فوجوں کو کام میں لایا جائے گا۔ یہ فوجیں صرف مصر، ملایا اور عدن بھیجی گئی ہیں۔ اور اس وقت تک منزل مقصود پر پہنچ چکی ہیں۔ فوج کے علاوہ رائل ایر فورس کا ایک سکوآڈرن بھی ملایا بھیجا گیا ہے۔ اس اعلان میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حکومت کا قانون یہ ہے کہ فوجی نقل و حرکت کے متعلق اسوقت تک کوئی اطلاع ظاہر نہیں کی جاتی۔ جب تک فوجیں اپنی منزل مقصود پر پہنچ نہ جائیں۔ لیکن اس قاعدہ کے باوجود حکومت نے اس قدر فراخ دلی سے کام لیا ہے۔ کہ اسمبلی کے پارٹی لیڈروں کو قبل از وقت روانگی کی تاریخوں اور منزل مقصود سے مطلع کر دیا۔

سر سکندر حیات خاں کی وائسرائے ہند سے ملاقات

شملہ سے ۱۶ اگست کی خبر ہے کہ آج سر سکندر حیات خاں نے وائسرائے سے ملاقات کی۔ اور چونکہ اپنی طرف سے فیڈرل سکیم کی متبادل سکیم پیش کرنے کے بعد سر موصوف کی وائسرائے سے یہ پہلی ملاقات ہے اس لئے اسے بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں اس سکیم پر مبادلۂ افکار ضرور ہوا ہوگا۔ نیز غیر ممالک کو ہندوستانی افواج کی روانگی۔ اور اس پر کانگرس کی اس قدر تلملاہٹ نیز یہ کہ اسکے متعلق مسلم لیگ کیا روش اختیار کرے گی وغیرہ موضوع بھی زیر بحث آئے ہوں گے۔ سر سکندر حیات نے فوج کو ہندوستانی بنانے کے متعلق سفارشات کرنے والی کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ میری رائے میں ہندوستانی فوج میں ۲۵ فیصدی انگریز افسر ضرور رہنے چاہئیں۔ اور باقی ۷۵ فیصدی کلیتہً ہندوستانی ہوں۔ لیکن اس کے لئے بھی آپ نے ایک سکیم پیش کی تھی۔ جس کے نتیجہ میں کئی سال کے بعد ایسا ہو سکے گا۔ چونکہ کمیٹی مذکور نے اس شہادت کو خاص اہمیت دی ہے۔ اور وہ اس پر گہرا غور کر رہی ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس مسئلہ پر بھی گفت و شنید ضرور ہوئی ہوگی۔ اور سب سے آخر میں کہا جاتا ہے کہ وائسرائے ہند سر موصوف سے فیڈریشن کے بارہ میں مسلم لیگ کا قطعی فیصلہ معلوم کرانا چاہتے ہیں۔ مگر یہ سب قیاس آرائیاں ہیں۔ فی الحال صحیح طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کن مباحث پر گفتگو ہوتی رہی۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

نازیوں کا پولینڈ پر حملہ

لندن سے ۱۷ اگست کی خبر ہے کہ جرمن اور پولش سلیشیا کی درمیانی سرحد پر ایک نازی دستے نے پولش سرحد کو عبور کر کے پول علاقہ پر حملہ کر دیا۔ اور دونوں باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی۔ نازیوں نے پول افسروں کو پکڑ کر ان کی سخت بے عزتی کی۔ اور پول سپاہیوں نے نازی اخبار نویسوں کے ایک اجتماع پر گولی چلا دی۔ مگر اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ یہ خبر کل دی جا چکی ہے۔ کہ جرمنی اور پولینڈ میں تار برقی۔ ٹیلیفون اور آمد و رفت کا سلسلہ بالکل روک دیا گیا ہے۔ پول گورنمنٹ نے جرمن سلیشیا اور پولش سلیشیا کی درمیانی حد بالکل بند کر دی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دس ہزار جرمن مزدور بے کار ہو گئے ہیں۔ حکومت پولینڈ نے جاسوسی کے الزام میں ایک ہزار جرمنوں کو نظر بند کر لیا ہے۔ ان پر یہ الزام بھی لگایا گیا ہے کہ وہ ملک میں شورش اور بدامنی پیدا کرتے ہیں۔

جرمن پریس نے کھلم کھلا پولینڈ کے خلاف نکتہ چینی شروع کر دی ہے۔ اور شدید پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ کہ جرمنوں پر غیر معمولی مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ بہت سے پولینڈ کے جرمن باشندے وہاں سے نکل آئے ہیں۔ حکومت پولینڈ جرمنوں سے ہتھیار چھین کر ان کے مخالفوں کو دے رہی ہے۔ پولینڈ کے سرکاری حلقوں کی یہ رائے ہے کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ لڑائی کے لئے وجہ جواز پیدا کی جا سکے۔ چیکوسلواکیہ پر جرمنی کے قبضہ سے پیشتر بھی جرمن پریس نے اس قسم کا پروپیگنڈا شروع کیا تھا۔ کہ وہاں جرمنوں پر بے پناہ مظالم ہو رہے ہیں۔ اور پھر اپنے اہل ملک کو مصائب سے نجات دلانے کی آڑ میں اس پر قبضہ کو جائز قرار دے لیا گیا تھا۔ اور اس پروپیگنڈا کے نتیجہ میں سمجھا جا رہا ہے۔ کہ پولینڈ پر جرمنی کا حملہ بہت دور نہیں۔

بحیرہ روم و بحیرہ اسود کے سواحل پر آباد ممالک اور آئندہ جنگ

آئندہ جنگ کی صورت میں بحیرہ روم بحیرہ اسود اور نہر سویز کے سواحلی ممالک کی حفاظت کے انتظامات پر برطانیہ کے مشہور اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے ایک مکمل تبصرہ کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ مصر اور برطانیہ میں فوجی تعاون کا اعلان ہو چکا ہے۔ ایک ترکی وفد مصر اور مصری وفد ترکی جا رہا ہے۔ جو ایک دوسرے کے فوجی استحکامات کا مطالعہ کریں گے اور مناسب مشورے دیں گے۔ اس غرض سے ایک برطانوی وفد ترکی آ رہا ہے۔ ترکی اور مصر کے مدافعانہ انتظامات بالکل مکمل ہو چکے ہیں۔ حکومت برطانیہ نے ترکی کو بمبار طیاروں کا ایک سکوآڈرن مہیا کیا ہے۔ ترکی مصر۔ اور برطانیہ کے مابین جو تعاون قائم ہو چکا ہے۔ محوری حکومتیں اس سے بہت پریشان ہیں۔ کیونکہ ترکی کی کوشش سے رومانیہ اور یونان سے اطالوی اور جرمن اثر و نفوذ کا یکسر خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور یوگوسلاویہ کو جنگ کی صورت میں غیر جانبداری پر آمادہ کر لیا گیا ہے۔ اس وقت محوری طاقتوں کی یہ انتہائی کوشش ہے۔ کہ بلقان سٹیٹس کا متحدہ محاذ ٹوٹ جائے اور وہ باہم لڑ پڑیں۔ لیکن البانیہ پر اطالوی قبضہ نے اس چیز کو بہت حد تک ناممکن بنا دیا ہے۔ اور اس سے متاثر ہو کر ریاست ہائے بلقان نے باہم اتحاد کی اہمیت کا بخوبی احساس کر لیا ہے۔ جنگ کی صورت میں برطانیہ کا جنگی اور فضائی بیڑہ ترکی اور یونان کے سواحل پر لنگر انداز ہو سکے گا۔ اور بحیرہ اسود میں روس کا بحری بیڑا سواحل رومانیہ کا محافظ ہو گا۔ نہر سویز کی حفاظت کا فرض ترکی اور یونان پر عائد کیا گیا ہے ترکی افواج کو سواحل سویز پر اترنے کی پوری پوری آزادی ہو گی عرب کے دیگر ممالک میں سے عراق اور یمن کے متعلق یہ امر قریباً یقینی ہے۔ کہ وہ جمہوری محاذ کا ساتھ دیں گے۔

باخبر سیاسی حلقوں کی یہ قطعی رائے ہے کہ اگر جنگ شروع ہوئی۔ تو اٹلی فوراً مصر پر حملہ کر دے گا۔ اور سکندریہ بھی اس کی زد سے نہیں بچ سکیگا۔ اطالوی اخبارات برملا لکھ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ روم برطانوی اور فرانسیسی سپاہیوں کا آبی مدفن ثابت ہو گا۔ اس کے علاوہ نہر سویز پر قبضہ کی کوشش بھی اس کے پروگرام میں شامل ہے۔ اسی غرض سے اس نے بحیرہ روم میں متعدد مقامات پر استحکامات کر رکھے ہیں۔ لیکن اٹلی کی طرف سے مصر پر حملہ کے امکانات پر بحث کرتے ہوئے اس امر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ساحلی رستہ سے تو یہ اس لئے مشکل ہے۔ کہ برطانوی جہاز شدید مزاحمت کے لئے موجود ہوں گے اور طرابلس (لیبیا) کے رستہ سے یہ مشکل ہے کہ رستہ بے حد دشوار گذار ہے۔ اور دونوں ملکوں کے مابین ایک بے آب و گیاہ ریگستان حائل ہے۔

سپین میں انگریزوں کے داخلہ کی ممانعت

جبل الطارق سے ۱۶ اگست کی اطلاع ہے کہ جبرالٹر کے میڈیکل افسر میجر میلے اپنی بیگم کے ساتھ چند روز ہوئے سانڈوں کی لڑائی دیکھنے کی غرض سے سپین گئے تھے۔ جہاں ہسپانوی حکومت نے ان کی بیگم صاحبہ کو محض اس لئے گرفتار کر لیا۔ کہ وہ فسطائی طریق سے سلام کرنے سے قاصر رہیں۔ اور پھر اس وقت تک رہا نہیں کیا جب تک کہ ۲۳ پونڈ کی رقم بطور جرمانہ ادا نہ کر دی گئی۔ اس کے علاوہ ایک برطانوی گیریژن انجنیر کی اہلیہ کو بھی گرفتار کر کے عام قید خانہ میں رکھا گیا۔ ایسے حالات کی بنا پر گورنر جبرالٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی شخص سپین کی حدود میں داخل نہ ہو۔ یہ بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ جب تک سپین گورنمنٹ کی طرف سے یہ یقین نہ دلایا جائے۔ کہ برطانوی رعایا کے ساتھ آئندہ اس قسم کا ناروا سلوک روا نہیں رکھا جائے گا۔ اس وقت تک یہ پابندی بدستور عائد رہے گی۔ واشنگٹن سے ۱۶ اگست کی خبر ہے کہ جنرل فرینکو کی قید میں ۴۵ امریکن باشندے تھے۔ جنہوں نے جمہوریت پسندوں کی طرف سے جنگ کی تھی امریکن سفیر نے جنرل فرینکو کے پاس درخواست کی تھی۔ کہ انہیں رہا کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ رہا کر دیئے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارل بالڈون کی تقریر امریکہ میں

نیویارک سے ۱۶ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ارل بالڈون نے کانگرس کی دعوت کی تقریب پر ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ جمہوری طرز نظام سب سے زیادہ مشکل طرز حکومت ہے۔ ڈکٹیٹر شپ کے ماتحت ایک شہری کو وہی کرنا پڑتا ہے جو اس سے کہا جائے۔ وہ اپنی سمجھ یا انتخاب کے مطابق کوئی رستہ تجویز نہیں کر سکتا۔ اور اس لحاظ سے اس پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ لیکن جمہوریت کی کامیابی کا انحصار ہر اس شخص پر ہوتا ہے جو اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتا ہے جمہوریت پسندوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے جمہوری عقائد اور اصولوں کی اشاعت کے لئے اسی طرح منظم رہیں جس طرح کہ نازی اور فسطائی رہتے ہیں۔ جمہوریت کے لئے اس دنیا میں جو خطرات ہیں ان میں فسطائیت اور کمیونزم بھی شامل ہیں۔ موجودہ زمانہ جمہوریت کے لئے سازگار نہیں رہا۔ لیکن ہم نے دنیا پر ظاہر کر دیا ہے کہ ہمارے مقاصد ڈکٹیٹری ممالک کے مقاصد سے کچھ کم نہیں۔ اگر جنگ ہوئی۔ تو دنیا دیکھ لے گی۔ کہ اہل برطانیہ پہلے سے زیادہ مضبوط اور متحد ہیں۔ جنگی سامان اور فوجی رسائل میں بہت زیادہ طاقتور ہیں۔ اور ان کے دل اس یقین سے پر ہیں۔ کہ بنی نوع انسان کی آزادی کا انحصار صرف جمہوری طرز حکومت کی کامیابی پر ہے۔ جنگ میں ہم اپنا فرض پوری طرح ادا کریں گے۔ اور آخری دموں تک برابر لڑتے جائیں گے۔

وصیت

نمبر ۵۴۲۲۔ مکرمہ محمد عبدالرشید ولد حاجی عبدالکریم صاحب قوم پٹھان ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) ایک مکان سالم بمعہ ملحقہ پختہ و خام واقعہ بٹالہ محلہ شیخ المشائخ۔ جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق سڑک عام۔ مغرب مکان تمھوں و سردار وغیرہ فقیران شمال کوچہ سربستہ و دروازہ۔ جنوب کوچہ و دروازہ مکان ملحقہ مالیتی اندازاً الصا (۲) نصف حصہ مکان پختہ و خام واقعہ بٹالہ محلہ شیخ المشائخ جس کے کل مکان کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق گلی۔ مغرب مکان بابو محمد حسین وغیرہ ککے زیان شمال مکان سلطان محمد موچی۔ جنوب مکان مولوی باقر علی۔ قیمتی اندازاً دو صد روپیہ (۳) ایک مکان سالم پختہ و خام واقعہ بٹالہ پنڈورہ دروازہ ہاتھی۔ جس کے حدود یہ ہیں۔ مشرق دروازہ مکان و راستہ۔ مغرب مکان رہن شدہ بدست کالو ولد مارا خاکروب۔ شمال مکان کا کا خاکروب رہن بدست حجام خاکروب جنوب گلی راستہ عام۔ قیمتی تخمیناً مبلغ ایک سو پچاس روپیہ (۴) یک احاطہ پختہ و خام مرہونہ بدست مظہر منجانب حسین بی بی بیوہ بسے خان دیگر سکنہ بٹالہ واقعہ بٹالہ بیرون دروازہ اچلی جس کا حدود اربعہ یہ ہے مشرق راستہ عام و خنج اچلی مغرب اراضی مرحوم مسٹر خورشید احمد خان اور مسٹر مختار احمد خان بیرسٹر وغیرہ شمال احاطہ مسٹر خورشید احمد خان مذکور جنوب اراضی مسٹر خورشید احمد خان مذکور مالیت تخمیناً دو صد روپیہ (۵) دو احاطہ طویلہ بیک دیگر واقعہ بٹالہ بیرون دروازہ اچلی۔ جس کا حدود اربعہ یہ ہے مشرق گول سڑک و تین دروازے۔ بیرونی احاطہ جات و دکانات مستری کریم بخش لوہار و عبداللطیف مشتاق سیناسی متوفی۔ مغرب مکانات جدید آبادی۔ شمال تکیہ صفدر علی شاہ۔ جنوب گول سڑک قیمتی تخمیناً مبلغ آٹھ سو روپیہ (۶) اراضی مزروعہ واقعہ موضع فیض پور تحصیل بٹالہ۔ تعدادی چار گھماؤں۔ یک کنال چھ مرلہ قیمتی اندازاً الصہ روپیہ۔ میزان سب مکانات و اراضی کی کل قیمت اندازاً تین ہزار نو سو روپیہ ہے۔ اور علاوہ اس کے مبلغ پانچ صد روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ جو کاروبار پر لگا رہتا ہے۔ جس کو ملا کر کل مبلغ چار ہزار چار سو روپیہ ہے اور مظہر اس کا بلا شرکت الغیر مالک اور قابض ہے۔ اور مظہر نے مبلغ الصہ روپیہ قرضہ انجمن امداد باہمی بٹالہ اور پرائیویٹ طور کا دینا ہے۔ جس میں کچھ حصہ جائیداد مذکورہ کی مکفول ہے اور کچھ قرضہ کھلا ہے۔ سو مبلغ پندرہ سو روپیہ قرضہ مذکورہ بالا۔ کل قیمت جائیداد مذکورہ بالا سے وضع کر کے باقی جائیداد معہ نقد روپیہ مبلغ دو ہزار نو سو روپیہ کا مالک ہے۔ سو میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان مذکورہ ہوگی۔ اور اس کے علاوہ میرا گذارہ کاروبار تجارت پر ہے۔ جس کی آمدنی تخمیناً تیس روپیہ ماہوار ہے۔ جو بڑھتی اور گھٹتی رہتی ہے۔ سو اس آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو ماہواری طور پر ادا کرتا رہوں گا۔ اور اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو یا اور پیدا کروں۔ یا اور آمدنی بڑھ جائے۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن مذکور تصور ہوگی۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ جلد سے جلد اپنی وصیت کی رقم اپنی زندگی میں ہی خزانہ بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر دوں اگر خدانخواستہ نہ کر سکوں۔ تو میری اولاد اس کے ادا کرنے کی ہر طرح ذمہ وار ہے۔ اور اگر وہ داخل نہ کریں۔ تو صدر انجمن احمدیہ مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ جائیداد مذکورہ بالا میں سے جس حصہ جائیداد پر بقدر اس کی قیمت چاہے قبضہ کر لیوے۔ یا اس سے وصیت کی رقم وصول کر لیوے جو رقم مظہر داخل خزانہ کرتا رہے گا۔ وہ زر وصیت سے منہا ہوتی رہے گی۔ لہذا یہ چند کلمات بطور سند تحریر کر دیئے ہیں۔ بقلم خود محمد عبدالرشید موصی

العبد:۔ محمد عبدالرشید ولد حاجی عبدالکریم صاحب قوم پٹھان ککے زئی۔ سکنہ بٹالہ۔ موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام محمد ولد میاں گھسیٹا خان احمدی خادم مسجد احمدیہ بٹالہ۔ گواہ شد:۔ عبدالرؤف خان بقلم خود پسر موصی مذکور متعلم ایف۔ ایس سی حال احمدیہ بلڈنگ بٹالہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسیٹورین

کے متعلق سید محمد مسعود صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی رسیٹورین کی بابت میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ فی الواقعہ مفید دوائی آپ نے پیش کی ہے۔ خدا آپ کی سعی کو بابرکت کرے" رسیٹورین" کھوئی ہوئی طاقتوں کو واپس لا کر دوبارہ نئی زندگی بخشنے والی ہے۔ زیادہ تعریف فضول۔ منگوا کر اس کے حیرت انگیز فوائد کو ملاحظہ فرمائیں۔ نہایت عجیب چیز ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ علاوہ محصول۔ پتہ:۔ رسیٹورین لیبارٹری پرو پرائٹر سید خواجہ علی قادیان پنجاب

بوسکی سفید گھوڑا

یہ نہایت عمدہ اور بے نظیر ریشمی بوسکی ہے۔ ولایتی دو گھوڑوں کی بوسکی کا مقابلہ کرتی ہے فیشن ایبل اور چلنے میں مضبوط ہے۔ تھان ۱۴ گز عرض ۲۷ قیمت ۱۲ محصول ۱۵ دو تھان کے خریدار کو محصول معاف۔ نمونہ کا تھان چھ گز۔ قیمت ۱/۴ محصول ۸ آنہ۔ نوٹ سن کر اکے لئے یا سوت کا تار ثابت کرنے پر ۱۰۰ روپیہ انعام سنگل سن اینڈ برادرس نمبر ۱۴ لودیانہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم

قاعدہ ۱۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مکہ بیجا سنگھ ولد پال سنگھ ذات جٹ سکنہ جاکے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکورہ مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم

قاعدہ ۱۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مکہ اللہ دتہ ولد شادی ذات جٹ۔ سکنہ منڈا رانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۷/۹/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکورہ مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۷ اگست مقامی میونسپل کارپوریشن نے شہر میں انسداد گداگری کا فیصلہ کیا ہے۔ ابتدائی اقدام کے طور پر گداگروں کی مردم شماری کرائی جائیگی اس کے بعد غیر سندھی گداگروں کو اس صوبہ سے نکال کر اپنے اپنے صوبوں میں بھیج دیا جائے گا۔ سندھی گداگروں کے لئے ایک نوآبادی قائم کی جائیگی تندرست گداگروں کو ورک ہاؤسوں میں کام پر لگایا جائے گا۔

قاہرہ ۷ اگست دو سال قبل یہاں یہ دستور تھا۔ کہ دیگر سفارت خانوں کے ساتھ مصری وزارت خارجہ فرانسیسی یا انگریزی زبان میں خط وکتابت کیا کرتی تھی مگر اب اس طریق کو بدل دیا گیا ہے اور عربی زبان استعمال کی جاتی ہے۔

شملہ ۷ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان ہو گیا ہے۔ کہ ۱۰ ستمبر بیں لیگ اقوام کا جو سیشن ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کے لئے جو وفد ہندوستان کی طرف سے جائے گا۔ وہ مسٹر منوہر لال سر سلطان احمد۔ راجہ سری کشن کول اور مسٹر ڈبلیو ڈی کرافٹ پر مشتمل ہو گا۔

لنڈن ۷ اگست۔ فلسطین کے متعلق برطانیہ نے جو دائٹ پیپر تیار کیا ہے۔ اس کے متعلق مجلس اقوام کے مقرر کردہ کمیشن نے یہ رائے دی ہے۔ کہ یہ مینڈیٹ کی شرائط کے خلاف ہے ۵ ستمبر کو مجلس اقوام میں اس پر بحث ہو گی۔ اور برطانیہ کے وزیر نوآبادیات اس میں حصہ لیں گے۔

کلکتہ ۷ اگست۔ شہر نواح کی طغیانی کی وجہ سے تمام کا تمام دریا میں ڈوبا ہوا ہے۔ پانی آٹھ فٹ چڑھ چکا ہے عدالتوں اور عمارات میں پانی بھرا ہوا ہے کئی مکانات گر گئے ہیں۔ اس پر مزید آفت یہ کہ آج پھر بارش ہوئی۔ لوگ شہر کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔

شملہ ۷ اگست حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں سے دریافت کیا ہے کہ جنگ چھڑنے کی صورت میں انگلستان میں مقیم ہندوستانی طلباء کی کیا امداد کریگی اس کی تجویز یہ ہے۔ کہ جو طلباء واپس آنا چاہیں۔ انہیں سفر خرچ مہیا کیا جائے ہائی کمشنر انہیں فوری امداد مہیا کرے جو صوبجاتی حکومتیں ان کے متعلقین سے وصول کریں۔

کراچی ۷ اگست صدر پراونشل کانگرس کمیٹی نے وزیر اعظم سندھ کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ تھر ڈویژن کے علاقہ میں لوگ قحط کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ لاتعداد مویشی ہلاک ہو چکے ہیں تقاوی کی فوری تقسیم بے حد ضروری ہے پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اناج اور چارہ نہیں خرید سکتے۔

سری نگر ۷ اگست۔ درگا ناگ مندر کے تصفیہ کے لئے ہندوؤں نے راجہ نریندر ناتھ صاحب کو ثالث مقرر کر لیا ہے۔ اور ایجی ٹیشن ختم کر دی ہے

شملہ ۷ اگست آج گاندھی جی کے سکرٹری مسٹر مہادیو ڈیسائی نے پنجاب کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں وزیر اعظم اور وزیر جیل خانجات سے ملاقات کی۔

لکھنؤ ۷ اگست معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی گورنمنٹ نے ہندی کو ذریعہ تعلیم بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور آہستہ آہستہ تمام یونیورسٹیوں میں اس طریق کو نافذ کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۷ اگست ٹیٹ گیلری کے ٹرسٹیوں نے ڈیوک آف ونڈسر کی اس زمانہ کی ایک تصویر کو جب آپ پرنس آف ویلز تھے۔ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے

ہانگ کانگ ۷ اگست حکومت جاپان نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ہانگ کانگ کی ناکہ بندی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اور اس کا کوئی ارادہ نہیں کہ بین الاقوامی حالات میں کوئی مزید پیچیدگی پیدا کرے۔

لنڈن ۷ اگست آج کل جرمن لنڈن کی منڈیوں سے بہت سا مال خرید رہا ہے۔ اس ماہ میں وہ ۲½ لاکھ پونڈ کا ربڑ اور ۸ لاکھ پونڈ کا سکہ اور تانبا طلب کر چکا ہے۔ اور بھی بہت سا مال وہ خرید رہا ہے۔

شملہ ۷ اگست حکومت ہند نے آرمی لسٹ کی اشاعت کے طریق میں تبدیلی کا فیصلہ کیا ہے۔ جس طرح برطانیہ میں اس کی اشاعت خفیہ کی جاتی ہے اسی طرح یہاں بھی ہو گا۔ آئندہ اس لسٹ کے دو ایڈیشن ہوا کریں گے۔ ایک تو فوجی حکام کے لئے اور ایک عوام الناس کے لئے۔

شملہ ۷ اگست۔ اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے "ڈینزگ اور اس کے حالات" نامی ٹریکٹ حکومت ہند کے بہت سے افسروں کے نام موصول ہوا ہے۔ یہ براہ راست ڈینزگ سے پوسٹ ہوا ہے۔ اور اس کا مقصد جرمن مطالبات کی تائید اور پولینڈ کے رویہ کی مذمت ہے۔ اس پر ڈینزگ سینٹ کے پریس ڈائرکٹر کا نام ہے۔

لاہور ۷ اگست ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سکرٹریٹ اور ملحقہ دفاتر ۶ اکتوبر بعد دوپہر شملہ میں بند ہو کر ۱۱ اکتوبر کو لاہور میں کھلینگے۔

لکھنؤ ۷ اگست مقامی کانگرس کمیٹی کے سکرٹری نے اپنے عہدہ اور رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے اور لکھا ہے کہ موجودہ ہائی کمانڈ کے احکام ماننا میرے ضمیر کے خلاف ہے۔

شملہ ۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ علاقہ تیراہ میں قبیلہ مالک خیل ایک فوج مرتب کر رہا ہے۔ جنوبی وزیرستان میں سکاؤٹ اور قبائلیوں کے درمیان جنگ ہوئی۔ قبائل شبخون مارنے پھر رہے ہیں۔ فقیر صاحب ایپی کے مرید کو ادھر پر کل بم باری کی گئی۔ جس سے قبل اشتہارات پھینک کر لوگوں کو متنبہ کر دیا گیا تھا۔

بڑودہ ۷ اگست۔ ریاست میں شدید قحط کا خطرہ ہے۔ حکومت نے گھاس غلہ اور بنولہ کی برآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔ یہ اقدام پیش بندی کے طور پر ہے۔

احمد آباد ۷ اگست گجرات اور کاٹھیاواڑ میں شدید قحط رونما ہے۔ چارہ کی قلت کے باعث مویشی بتعداد کثیر ہلاک ہو رہے ہیں۔ لوگ گھاس اور جڑیں کھا کھا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ اور دیہات کو چھوڑ چھوڑ کر شہروں کو بھاگ رہے ہیں۔ منڈی مویشیاں میں بھینس آٹھ آٹھ آنہ اور گائیں چار چار آنہ میں بک رہی ہیں۔ چوریوں اور ڈاکوں کی وارداتیں بہت بڑھ رہی ہیں۔ ودسو اشخاص نے ایک گاؤں میں گندم کے ذخیرہ پر حملہ کر کے اسے لوٹ لیا۔ لوگوں نے حکام کو نوٹس دیدیا ہے۔ کہ اگر گھاس اور گندم کی بہم رسانی کا انتظام نہ کیا گیا تو ہم علی الاعلان چوریاں کرینگے اور ڈاکے ڈالیں گے۔

شملہ ۷ اگست ۱۹ اگست کو ایوان والیان ریاست کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس یہاں ہو رہا ہے۔ جس میں اکثر ممبر شریک ہونگے۔ اور اجلاس کے بعد وائسرائے اور دیگر ذمہ دار حکام سے اہم امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ یہ ملاقات غالباً ۲۲ کو ہو گی۔

قاہرہ ۷ اگست۔ بعض دول یورپ کے سفراء کے بیانات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آئندہ جنگ میں سلطان ابن سعود نے کامل غیر جانبداری کا فیصلہ کیا ہے ہٹلر کی دعوت پر سلطان نے اس کے نمائندہ سے ملاقات کرنے پر رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔ اور اس کی اطلاع اسے دیدی گئی ہے۔

گوجرہ ۱۶ اگست گندم وڈہ ۲/۱/۹/۰ ۲/۶/۵۹ نخود حاضر ۲/۴/۹ توریہ حاضر ۴/۴ گڑ ۷/۱۲/۱ شکر ۸/۱۲/۳۷ گھی ۴/۲ جڑا نوالہ میں گھی خالص ۳۸/۱۲/ شکر چھوہارہ

۱۶/۸/۳۹

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah